

امریکی فٹ بال کا

# سپر بال

اسٹیو ہول گیٹ



**ہر**

سال موسم سرما کے اختتام پر، جب شمالی ہوائیں فضا گرم کرنا شروع کرتی ہیں تو اس وقت بھی ملک کا ایک بڑا حصہ ٹھنڈ کی لپیٹ میں ہوتا ہے۔ امریکی باشندے اپنے گھروں کی گرامہٹ میں اسپورٹس کے سب سے بڑے واقعہ یعنی پیٹرورفٹ بال کی چیمپئن شپ کے مقابلہ پر بال سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ پیٹرورفٹ بال کی چیمپئن شپ کے کھیل میں ناظرین کو کئی طرح کی چیزیں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ کچھ سرکس بھی، کچھ مذہبی رسوم بھی اور کچھ پیٹرورفٹ زونوں کے مقابلے بھی۔ اور وہ لوگ سب کچھ آرام سے دیکھتے ہیں۔ دس کروڑ سے زیادہ امریکی باشندے یہ کھیل دیکھتے ہیں۔ اس طرح یہ ٹیلی ویژن پر مسلسل سب سے زیادہ دیکھا جانے والا مقابلہ بن جاتا ہے۔ پورے ملک میں اس مقابلہ کی مقبولیت کا ثبوت یہ ہے کہ آپ کسی رہائشی علاقے کی سڑک سے گزرتے وقت لیوگ روم کی کھڑکیوں سے اندر کی چہل پہل تو دیکھ لیں گے لیکن ملک بھر میں گھر کے باہر سڑکیں سنسان ملیں گی اور دکانیں خالی اور لوگ ٹی وی اسکرین کے سامنے موجود۔

سپر بال یعنی لیگ چیمپئنز کے لئے فائنل مقابلہ ایک دن کا مقابلہ ہوتا ہے لیکن اس کی مقبولیت کا وہ عالم ہے کہ کوئی بھی دوسرا سیاسی ثقافتی یا تفریحی واقعہ اس کے مد مقابل نہیں آسکتا۔ پورے ملک کے ہزاروں صحافی اپنے اخبارات اور ٹی وی چینلوں کے لئے اس سال ڈیڑھ ارب، مٹی گن میں ہونے والے اس کھیل کی خبر نگاری کے لئے پہنچ گئے۔ ۵ فروری سے یہ مقابلے شروع ہوئے ہیں۔ کھیلوں سے پہلے اور بیچ میں جو تفریح کا سامان مہیا کیا جاتا ہے اس میں ٹی وی اور فلموں کی بعض بہت نامور ہستیتوں کی

شرکت شامل ہے۔ ٹیلی ویژن پر اشتہارات دینے والی بڑی بڑی کمپنیاں دلکش اور مہنگے تجارتی اشتہارات میں اپنی مصنوعات کی تشہیر پر لاکھوں ڈالر خرچ کرتی ہیں۔

بینز کی مارچ، ڈائسروں کے ٹرن کے مظاہرے، جیٹ طیاروں کی پروازوں، مغنیوں کی گلوکاری، اشتہارات اور دوسری سرگرمیوں کے درمیان یہ ایک فٹ بال میچ بھی کھیلا جاتا ہے۔

سپر بال کے ساتھ فٹ بال سیزن کا اختتام ہوتا ہے۔ یہ سیزن موسم گرما کے آخری دنوں کی حدت کے ساتھ شروع ہوتا ہے اور سرمائی کھیلوں کی برف باری کے دوران بھی جاری رہتا ہے۔ اکثر پیشتر یہ کھیل برف اور طوفان کے درمیان ہوتا ہے۔ جس وقت درجہ حرارت ٹھنڈا آبادی کے بھی کئی ڈگری نیچے ہو جاتی ہے اور فضا میں موسم بہار کی آمد کی خوشبو پھلتی ہے تب جا کر اس کا اختتام ہوتا ہے۔ اس بہت لمبے سیزن کے دوران ہر وقت فٹ بال کے شیدائی تقریباً جنون کی حد تک پینے ہوئے جوش کے ساتھ اپنی ٹیموں کا میچ دیکھتے ہیں۔ اکثر یہ مقابلہ اتوار کی دوپہر میں ہوتا ہے اور شیدائی کھیل کو ساتھ ساتھ ٹی وی کے پردے پر دیکھنے کے لئے ہفت بھر منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ بہت سے فٹ بال شیدائیوں نے ایسے ٹیلی ویژن خریدے ہیں جن میں اسکرین کے دو حصے کرنے کی مخصوص خصوصیت موجود ہے تاکہ وہ بیک وقت دو یا اس سے زیادہ میچ دیکھ سکیں۔ ۱۹۶۰ کے بعد فٹ بال کی مقبولیت میں ڈرامائی اضافہ ہوا ہے اور اب فٹ بال کے شیدائی یہاں تک دعویٰ کرنے لگے ہیں کہ امریکہ کا سب سے نمایاں اور مقبول کھیل فٹ بال ہے، ہمیں بال نہیں۔ اگرچہ فٹ بال برطانیہ کے کھیل رگبی سے بہت قریب ہے

لیکن فٹ بال کی ایک مخصوص امریکی روایت ہے۔ امریکہ میں جنم لینے والے دوسرے کھیلوں کے مقابلے میں فٹ بال کو ابھی تک بین الاقوامی مقبولیت حاصل نہیں ہو سکی ہے۔ پیشرو ٹیس بال جاپان، آسٹریلیا اور لاطینی امریکہ کے پیشتر حصوں میں خوب پھول پھل رہا ہے۔ باسکٹ بال نے دنیا کے گوشے گوشے میں رسائی حاصل کر لی ہے لیکن فٹ بال آج بھی سختی سے خالص امریکی کھیل ہی ہے۔ ہاں کناڈا میں پروفیشنل لیگ کھیلی جاتی ہے لیکن اس میں کھیلنے والے سارے کھلاڑی امریکی ہیں۔ اور کناڈا کی بہت سی ٹیمیں جہاں جہاں ہیں وہ علاقے امریکی سرحدوں سے بہت کم مسافت پر واقع ہیں۔

سنٹی فیز، ایکشن سے بھرپور اور انتہائی جسمانی مشقت کا تقاضا کرنے والا یہ کھیل یعنی فٹ بال امریکی معاشرے میں رچا بسا ہوا ہے۔ تقریباً تمام بڑے امریکی شہروں کی اپنی ایک پروفیشنل ٹیم ہے۔ (ایس ایچ ایس، جو کہ امریکہ کا دوسرا سب سے بڑا شہر ہے، اس سے مستثنیٰ ہے، وہاں کوئی فٹ بال ٹیم نہیں ہے) یونیورسٹیوں اور کالجوں کی سیکٹرزوں فٹ بال ٹیمیں درسگاہوں کے قلب و روح کی نمائندگی کرتی ہیں۔ یونیورسٹیوں کے فارغین درسگاہوں کی بڑی بڑی ٹیموں میں کسی وقت کھیلنے

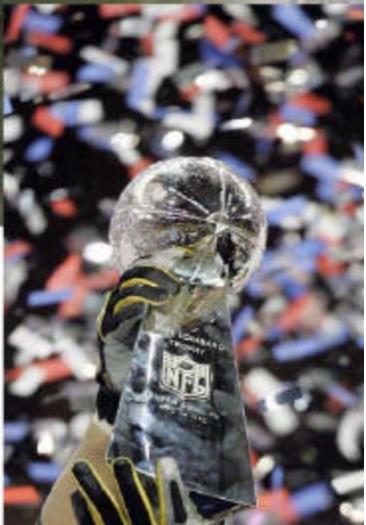
اور پرائیوٹ: بلیک آئیڈ پیز اینڈ ارتھ اور ونڈ اینڈ فائر بینڈس کے فنکار ۲۰۰۵ میں جیکسن ویل، فلوریڈا میں سوپر بال کے موقع پر مظاہرہ فن کرتے ہوئے۔ نیچے دائیں: ۵ فروری ۲۰۰۶ میں ڈیٹروائٹ میں ۳۰ ویں سوپر بال گیم کے موقع پر دی رولنگ اسٹون کا ہاف ٹائم شو۔ نیچے: سیٹھل کے سی بکس سپورٹر واشنگٹن اسٹیٹ کے ایک بار میں ۲۰۰۶ کے گیمس کے دوران جشن مناتے ہوئے۔





پیتسبرگ اسٹیٹلرز کے ۲۰۰۶ء میں جیمز ہارنسن

اوپر: ۵ فروری ۲۰۰۶ء میں ڈیٹرائٹ میں ہونے والے سوپر بول گیمس میں سیٹلرز کے جی ایم ایسٹوونس نے پاس ڈراپ کیا۔ پیتسبرگ اسٹیٹلرز کے کرس ہوپ نے انہیں زک دینے کی کوشش کی۔





لسٹون میں ۱۵ مئی ۲۰۰۶ء کی یادگار تقریب

دائیں: سوپر بال ۲۰۰۵ کے چیمپئن دی نیو انگلینڈ پیٹرز بائس کے کھلاڑی بوسٹن میں ایک جشن پریڈ میں لوگوں کے درمیان سے گذرتے ہوئے۔ انہوں نے اس فائلٹل میں فلیڈ یلفیا ایگلز کو ۲۴.۲۱ سے ہرایا تھا۔  
نیچے: سابق صدر جارج ایچ ڈبلیو بش اور بل کلنٹن ۶ فروری ۲۰۰۵ میں فلوریڈا میں ہونے والے سوپر بال کے دوران شائقین کی خوشیوں میں شریک ہونے ہوئے۔



واشنگٹن میں ۱۵ مئی ۲۰۰۶ء کی یادگار تقریب

والے بہت اچھے کھلاڑیوں کے ہزاروں کی بات اسی توجہ اور تعجب کے ساتھ کرتے ہیں جس طرح قدیم زمانے کے لوگ اوڈیسس یا گلیگامش کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔

ملک کے ہائی اسکولوں کی اکثریت کے پاس اپنی فٹ بال ٹیمیں ہیں اور اب فٹ بال کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ ہائی اسکول سے نیچے کے گریڈ اسکولوں میں بھی فٹ بال کا چلن عام ہو گیا ہے۔ ان اسکولوں کے چھوٹے چھوٹے بچے اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ وہ فٹ بال کی یونیفارم میں گم ہو جاتے ہیں۔ کھلاڑی کے پاؤں بچانے کے لئے جو سامان ضروری ہوتا ہے وہ ان کے قدم و قامت کے مقابلے میں بڑا ہوتا ہے۔ فٹ بال کے کروڑوں شیدائیوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے سیاسی لیڈران اپنی تقریروں میں زیادہ مردانہ اور جارحانہ لہجہ اختیار کرنے کے لئے فٹ بال کا حوالہ دیتے ہیں۔ پورے ملک میں ٹیلی ویژن اسکرین ہو یا ٹیل بورڈ یا میگزین کے صفحات، ہر جگہ فٹ بال کے مشہور کھلاڑی جھانکتے نظر آتے ہیں اور اس طرح وہ برف چائے سے پک اپ ٹرک تک ہر چیز کی فروخت بڑھانے میں اپنے نام کا سہارا دیتے ہیں۔ یوں تو فٹ بال خالص مردوں کا کھیل ہے لیکن بہت سی امریکی خواتین نے بھی فٹ بال سے لطف اندوز ہونا شروع کر دیا ہے۔ اس کے دو اسباب ہیں ایک تو یہ فٹ بال کی سنسنی اور رنگ کی وجہ سے اسے دیکھتے ہیں اور دوسرے وہ ”فٹ بال بیوائیں“ بننے سے بچنا چاہتی ہیں۔ ”فٹ بال بیوائیں“ ان عورتوں کے تذکرے کے لئے بنائی گئی اصطلاح ہے جن کے شوہر ہر تمبر شروع ہوتے ہی فٹ بال کی دنیا میں کھو جاتے ہیں۔ فٹ بال کے اپنے مخالفین بھی ہیں۔ کچھ لوگ، جن میں زیادہ تر دانش ور ہیں، اس کھیل پر ہونے

جائے۔ یوں دیکھا جائے تو یہ بہت سیدھا سا کھیل ہے۔ جسمانی طور پر یہ کھیل چوتھوں سے بھرا ہوا ہے۔ بعض اوقات یہ کھیل سفاک بھی ہو جاتا ہے۔ آپ فٹ بال کو ایسے سمجھیں کہ جب بھی آپ کے پاس گیند آتی ہے آپ سے گیند چھیننے کے لئے ۹۰ کلوزنی دیویکٹر حریف کھلاڑیوں کا گروپ آپ سے آگراتا ہے اور آپ کو زمین پر گرا دیتا ہے۔ (یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ فٹ بال اب ایسا ہی کھیل بن گیا ہے) ایک برانا ”ٹی ٹیس“ کا ٹون ہے جس میں فٹ بال کھیلتے ہوئے ایک نوجوان لڑکے کو دکھایا گیا ہے۔ جسے اس کے ساتھی اتنے زور سے مارتے ہیں کہ وہ گیند چھوڑ دیتا ہے۔ بعد میں جب ٹیم کا ایک اور کھلاڑی اس سے یہ پوچھتا ہے کہ تم نے دوسری مرتبہ گیند کیوں نہیں اٹھائی اور اس کے ساتھ کیوں نہیں دوڑے تو اس نے کہا مجھے لگا کہ یہ ”میرا سر ہے۔“ چونکہ اس میں جسمانی چیلنج بہت ہوتے ہیں اس لئے تمام سطحوں پر فٹ بال عہدیداروں نے بہت پہلے سے کسی ٹیم کو ایک ہفتہ میں ایک ہی میچ کھیلنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ جان بوجھ کر فٹ بال کے سیزن کو اس طرح طوالت دینے کی وجہ سے اس کھیل سے دلچسپی بڑھ گئی ہے۔ ٹیمیں اور ان کے شیدائی ہفتہ بھر جذباتی شدت کی انتہا پر پہنچنے کی تیاری کرتے ہیں۔ اور پھر مقابلہ کا دن آ جاتا ہے جس دن سارا جوش ابل کر میدان میں کھیل جاتا ہے۔ اور یہی فٹ بال کا سب سے زیادہ تسلی بخش حصہ ہے۔

بہترین پیشہ ور فٹ بال ٹیموں کے لئے کئی پرتوں میں ہونے والے مقابلوں کے دوران یہ جوش دھیرے دھیرے بڑھتا ہے اور فائل مقابلہ، جس کا نام سپر بال ہے، کن دن اپنے عروج پر ہوتا ہے کیونکہ اس دن بیٹے پاتا ہے کہ فٹ بال کی ٹیمیں کون سی ہے۔ اگرچہ پروفیشنل فٹ بال کی بہت سی پرانی روایتیں ہیں اور بہت سے کھلاڑی ایسے ہیں جن کے افسانے سنائے جاتے ہیں لیکن سپر بال اب ماضی کے دھندلے شیشہ کے پیچھے سے نہیں کھلیا جاتا جیسا کہ بعض کھیلوں کا حال ہے۔ یہ زندگی سے بھرپور، متحرک اور جذباتی مقابلہ ہے جس میں جو ہونا ہے یہیں ہونا ہے، اچھی ہونا ہے۔ سپر بال کھیل کی پیشہ ورانہ روح کی انجنا ہے۔ اور پورا ملک چند گھنٹوں کے لئے اس شانستگی اور زنی سے، جو ہماری آبادی اور شہری مزاج کی بیچان ہے، اپنے آپ کو آزاد کر کے فٹ بال کا میچ دیکھتا اور لطف اندوز ہوتا ہے۔ □

مصنف کے بارے میں: اسٹیو ہول گیٹ حال ہی میں امریکی حکمہ خارجہ کے بین الاقوامی اطلاعات پروگرام کے زیر اہتمام چھپنے والے واشنگٹن فائل کے نامہ نگار کے عہدے سے ریٹائر ہوئے ہیں۔